Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۳۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۱۰ رجمادی الثانی ۱۳۹۳ھ ۱۲ روفا ۱۳۵۲ ہش ۱۲ رجولائی ۱۹۷۳ء	نمبر ۱۵۷

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۱ روفا - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۱۱ روفا - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے ۔ الحمدللہ

احباب جماعت التزاماً دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

معلمین وقف جدید کیلئے ضروری اعلان

(صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید)

خدام الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحان ۲۹ رجولائی ۱۹۷۳ء کو منعقد ہو رہے ہیں ۔ وقف جدید کے جملہ معلمین اپنے اپنے حلقہ میں قائدین خدام الاحمدیہ کی ہر ممکن مدد کریں اور مرکزی امتحان میں سو فیصد خدام کو شریک کرنے کی کوشش فرمادیں ۔ مرکزی امتحان میں شمولیت کے بارہ میں تفصیلی ہدایات قائدین کو بھجوائی جا چکی ہیں ان کی تعمیل کی جائے ۔ جزاکم اللہ خیراً ۔

دار النجات میں داخل ہونے کا دروازہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے ۔ جو قرآن کریم لایا ہے ۔ اور دار النجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے "

اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اور غلبہ اسلام کے جلد حصول کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں ریزروفنڈ کی تحریک فرمائی ہے ۔ اس فنڈ کو مضبوط بنانا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے ۔ لہٰذا التماس ہے کہ اپنے وعدے اب سو فیصد پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا سے اسقدر محبت ہو کہ ماسوی اللہ جل جائے

یہی وہ عمل ہے جس سے انسان اسی دنیا میں اگلے جہان کی برکات کو پالیتا ہے

"قرآن شریف کی تعلیم کا خلاصہ مغز کے طور پر یہی ہے کہ خدا تعالےٰ کی محبت اس قدر استیلاء کرے کہ ماسوی اللہ جل جاوے ۔ یہی وہ عمل ہے جس سے گناہ جلتے ہیں اور یہی وہ نسخہ ہے جو اسی عالم میں انسان کو وہ حواس اور بصیرت عطا کرتا ہے جس سے وہ اُس عالم کی برکات اور فیوض کو اس عالم میں پاتا ہے اور معرفت اور بصیرت کے ساتھ یہاں سے رخصت ہوتا ہے ۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو اس زمرہ سے الگ ہیں ۔ من کان فی ھٰذہٖ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی ۔ اور ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربّہٖ جنّتان ۔ یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں اُن کو دو جنّت ملتے ہیں ۔ ہمارے نزدیک اس کی حقیقت یہ ہے کہ ایک جنّت تو وہ ہے جو مرنے کے بعد ملتی ہے ۔ دوسری جنّت اسی دُنیا میں عطا ہوتی ہے اور یہی جنّت اُس دوسری جنّت کے ملنے اور عطا ہونے پر بطور گواہ ٹھہر جاتی ہے ۔ ایسا مومن دنیا میں بہت سے دوزخوں سے رہائی پاتا ہے ۔ مختلف قسم کی بداخلاقیاں بھی دوزخ ہی ہیں ۔ جن چیزوں سے شدید تعلق ہو جاتا ہے وہ بھی ایک قسم کا دوزخ ہی ہے ۔ کیونکہ پھر ان کو چھوڑنے سے تکلیف ہوتی ہے ۔ مثلاً مال سے محبت ہو اور اُسے چور لے جائیں تو اُسے سخت تکلیف ہوتی ہے یہاں تک کہ بعض اوقات ایسے لوگ مر ہی جاتے ہیں یا اُن کی زبان بند ہو جاتی ہے ۔ اسی طرح پر اور جن فانی اشیاء سے محبت ہے وہ اگر تلف ہو جائیں یا مر جاویں تو اُسکو سخت رنج اور صدمہ ہوتا ہے ۔ . . . .

اصل بات یہ ہے کہ مفارقت تو ضروری ہے اور جدائی ضرور ہوگی ۔ یا یہ خود جائے گا ۔ یا وہ جس سے دوستی اور محبت کی ہے ۔ پس وہ مفارقت عذاب کا موجب ہو جائے گی ۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتے ہیں اور ان فانی اشیاء کے دلدادہ اور گرویدہ نہیں ہوتے ، وہ اس عذاب سے بچا لئے جاتے ہیں ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۵۴، ۵۵)

پبلشر :- مسعود احمد - پرنٹر :- سید عبد الحی ۔ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت :- دفتر الفضل ، دار الرحمت غربی ، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۲ر وفا ۱۳۵۲ھش

خصوصی دُعاؤں کے ایام

مامورین الٰہی اور ان کی قائم کردہ جماعتیں غلبۂ حق کے سلسلہ میں اگرچہ حسب استطاعت مادی ذرائع اور مادی تدابیر سے بھی کام لیتی ہیں لیکن ان کی اصل تدبیر جس پر ان کی کامیابی کا تمام دار و مدار ہوتا ہے دعا ہی ہوتی ہے جملہ ممکن تدابیر بروئے کار لانے کے ساتھ ساتھ انکا سر ہر آن آستانۂ الٰہی پر جھکا ہوتا ہے اور وہ غلبۂ حق کی جد وجہد میں کوشش سے کہیں بڑھ کر کامیابی کے لئے اس سے دعائیں مانگ رہی ہوتی ہیں۔ ان مقبول دعاؤں ہی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی حقیر کوششوں میں غیر معمولی برکت ڈال کر ان کے نہایت عظیم الشان نتائج ظاہر فرماتا ہے اور اس طرح درجہ بدرجہ حق دنیا میں غالب آتا چلا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کے واقعات کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی اور ان کی جماعتوں کی بعض خاص دعاؤں کا بھی ذکر کیا ہے جو انہوں نے خدا تعالیٰ کے حضور مانگیں اور جنہیں قبول فرما کر اللہ تعالیٰ نے انہیں عظیم الشان کامیابیوں سے نوازا۔

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا لمحہ لمحہ ہی اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں گزرتا تھا اور کیوں نہ گزرتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ایک دنیا کو مخاطب کرکے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا تھا کہ:-

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (الانعام ۱۶۳، ۱۶۴)

تو ان سے کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

یہی وجہ ہے زندگی کے تمام معمولات کے لئے احادیث میں اس کثرت سے دُعائیں ملتی ہیں کہ انہیں پڑھ کر مخالف سے مخالف بھی یہ اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا لمحہ لمحہ دعاؤں ہی میں بسر ہوتا تھا۔ بالخصوص سفر اور اہم مہمات پر روانہ ہونے سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم خصوصیت سے بہت دعائیں کرتے تھے اور صحابہؓ کو بھی دُعائیں کرنے کی تحریک فرماتے تھے۔ ایسے مواقع کی دعائیں بھی کتب احادیث میں بکثرت محفوظ ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ آپؐ سے زیادہ اس حقیقت سے اور کوئی آگاہ نہیں ہو سکتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت اور اسکی مدد اور حفاظت کے بغیر کسی کامیابی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی تائید ونصرت کو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ پس دعا الٰہی جماعتوں کے لئے رُوحانی غذا کی حیثیت رکھتی ہے جس سے وہ قوت و توانائی حاصل کرتیں اور اس رُوحانی قوت و توانائی کے بل پر ہی بتائید و توفیقِ الٰہی اپنے مقصد میں کامیابی سے ہمکنار ہوتی ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے دُعا کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ غلبۂ اسلام کی موجودہ جد وجہد میں ہمارا واحد ہتھیار دعا ہی ہے صرف اس ایک ہتھیار سے ہی ہمیں شیطان پر آخری اور فیصلہ کن فتح حاصل ہونی مقدر ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ دعا ہی وہ ہتھیار ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں اسلام کو دُنیا بھر میں غالب کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے اور اسی کی بدولت اسلام بحمد اللہ تعالیٰ دنیا میں غالب آرہا ہے۔

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہو چکا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس نصرت جہاں کے تحت "اشاعت قرآن عظیم" کی اپنی ہی جاری فرمودہ سکیم کو اب مغربی افریقہ کے بعد یورپ میں بھی اسی زور شور سے روبراہ لانے اور اس سلسلہ میں ضروری انتظامات اور وہاں ایک جدید پریس قائم کرنے کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کی غرض سے عنقریب انگلستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ حضور ایک نہایت مقدس اور عظیم مقصد کے پیشِ نظر جس کا غلبۂ اسلام کی آسمانی سکیم کے ساتھ براہ راست تعلق ہے یہ سفر اختیار فرما رہے ہیں۔ حضور نے اس سفر کے بابرکت ہونے اور جس عظیم مقصد کے پیش نظر یہ سفر اختیار کیا جا رہا ہے اس میں بفضل اللہ تعالیٰ غیر معمولی کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے احباب جماعت کو خصوصیت سے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ ان ایام میں سراپا دُعا بن جائیں، اور درد و الحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں اور مسلسل کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں حضور ایدہ اللہ اور حضور کے ہمراہیوں کا حافظ و ناصر ہو، قدم قدم پر اپنی معجزانہ تائید ونصرت سے نوازے اور اپنے غیر معمولی فضل کے نتیجہ میں اس سفر میں ایسی غیر معمولی برکت ڈالے کہ یورپ میں بھی نہایت وسیع پیمانہ پر اشاعتِ قرآنِ عظیم کی راہیں غیر معمولی طور پر ہموار ہوتی چلی جائیں تا یورپ کی سرزمین جو صدیوں تک عیسائیت کے جنگل میں گرفتار رہنے کے بعد اب لادینیت اور مادہ پرستی اور اباحتی زندگی کی تاریکیوں میں لپٹی ہوئی ہے بالآخر قرآنی انوار سے جگمگا اُٹھے اور خدائے واحد کی پرستار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والہ و شیدا بنکر بُقعۂ نور میں تبدیل ہو جائے۔

خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالتا رہا ہے اور ان کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرما کر ہمیں محیر العقول کامیابیوں سے نوازتا رہا ہے۔ وہ اپنے وعدوں کے مطابق انشاء اللہ العزیز اب بھی ایسا ہی کرے گا۔ ہماری خوش بختی اور تمامتر سعادت اسی میں ہے کہ ہم ان ایام میں تذلّل اور نیستی کا جامہ پہن کر خاص توجہ اور التزام اور درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں اور خدائے ذوالفضل العظیم پر کامل بھروسہ اور توکل رکھتے ہوئے اُسکے افضال و انعامات کے منتظر رہیں۔ وہ اب بھی اپنے افضال و انعامات بارش کی طرح برسائے گا اور ضرور برسائے گا لیکن ان میں حصہ دار ہم اسی صورت میں بنیں گے کہ ہم اس تاریخی سفر کے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ فرشتوں کی حفاظت میں بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچیں وہاں ہر طرح خیر و عافیت سے رہیں اور یورپ میں اشاعت قرآن عظیم کی نہایت مضبوط و مستحکم بنیاد قائم فرمانے اور یورپ کی تاریکیوں کو قرآنی انوار سے دُور کرنے کا مستقل اور پائیدار انتظام فرمانے کے بعد مظفر و منصور بخیر و عافیت ہمارے درمیان واپس تشریف لائیں اور اس طرح ہم مہجور خدام کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے شادکام اور ان انوار و برکات سے بھرپور و معمور فرمائیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے بموجب آپ کے وجود باجود کو مورد بنایا ہے۔ اے خدا، اے ذوالمجد والعطاء، اے رحمٰن و رحیم اور سرچشمۂ جود و سخا تُو ایسا ہی کر اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں ہمیں ہماری مراد عطا فرما۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

فاتح ہیں مگر ہاتھ میں تلوار نہیں ہے

ساغر میں اگر عکسِ رُخِ یار نہیں ہے
کیوں کشمکشِ حسرتِ دیدار نہیں ہے

اِک تُو کہ تیرے حُسن پہ شیدا ہے خدائی
اک مَیں کہ میرا کوئی بھی غمخوار نہیں ہے

یہ خانۂ الفت ہے کہاں چین سے بیٹھوں
اس گھر میں کوئی سایۂ دیوار نہیں ہے

ہم اہلِ خرابات ہیں رہتے ہیں کہیں اَور
دنیا سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے

دِل جیتے ہیں یہ ہم نے محبت کی نظر سے
فاتح ہیں مگر ہاتھ میں تلوار نہیں ہے

رستے میں کبھی قافلے ٹھہرا نہیں کرتے
چشمہ ہے یہاں کوئی چمن گلزار نہیں ہے

یہ پرتوِ خورشید کا اعجاز ہے ورنہ
خود آپ تو روشن کوئی دیوار نہیں ہے

اے جانِ وفا اَور بھی پہلو ہیں جزا کے
الفت کا صلہ وادیٔ پُرخار نہیں ہے

یہ اُس کا کرم ہے کہ عطا کرتا ہے سب کچھ
انسان تو کسی شئے کا بھی حقدار نہیں ہے

اللہ کے دامن سے لپٹ جاؤ مبشر
اُس جیسا کوئی اَور وفادار نہیں ہے

(رشید احمد رحیمی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقبرہ یوزآسف کا تاریخی پس منظر

کیا یوزآسف اور یوزآسپ ایک ہیں؟

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۱۲ رستم پارک نوال کوٹ لاہور

(۲)

تاریخ کشمیر سے معلوم ہوتا ہے کہ یوزآسف اور یوزآسپ دو مختلف شخصیتیں ہیں۔ یوزآسف قرن اول کا پیغمبر تھا یوزآسف ۱۵ ویں صدی کا ایک سفیر۔

یوزآسپ کے حالات بھی ہمیں تاریخ کشمیر سے مل جاتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے

کشمیر میں ایران کے قصبہ بیہقی سے آئے ہوئے سادات کرام کا ایک خاندان بسا ہوا تھا۔ انہیں کشمیر میں بہت عزت و احترام حاصل تھا۔

سلطان زین العابدین (م ۸۷۴-۸۲۳ھ) کی ایک بیگم اسی خاندان سے تھی سید نصیر الدین بیہقی ایک بزرگ ہوئے ہیں۔ کشمیر کے سلطان زین العابدین نے انہیں شریف مکہ کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا۔ ادھر سلطان زین العابدین کے دربار میں والیٔ مصر نے ایک شخص کو جو کہ اعقاب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔ سفارت پر بھیجا۔ حسن اتفاق ہے کہ مصر سے آمدہ سفیر کشمیر سے واپس لوٹ رہا تھا اور سید نصیر الدین کشمیر کی طرف عازم سفر تھے۔ راستہ میں ان کی ملاقات ہوئی۔ سید بیہقی کے اصرار پر مصر سے آنے والا شخص پھر واپس کشمیر آ گیا اور اپنی باقی زندگی اسی بزرگ کی معیت میں بسر کر دی۔ مصر سے آمدہ شخص کو تاریخ کشمیر میں یوزآسپ لکھا گیا۔ اس نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ قرون وسطیٰ میں بلاد اسلامیہ میں یوزآسف کو اگلے وقتوں کا ایک رسول مانا جاتا تھا۔ یوزآسف کا قصہ السنہ متداولہ میں ترجمہ ہو کر زبان زد خلائق تھا۔ لوگوں نے بچوں کے نام اس کے نام پر رکھنا شروع کر دئے۔

بہرکیف یہ بات تاریخ سے ثابت ہے کہ یوزآسف نامی ایک شخص والیٔ مصر کے دربار میں تھا۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قبیلہ (لاوی) سے تھا۔ والیٔ مصر نے اس شخص کو اس سرزمین پر سفیر بنا کر بھیجا جہاں اصل یوزآسف دفن تھا۔

اس پس منظر میں تاریخ کشمیر کے مندرجہ ذیل حوالے پیش قارئین ہیں

ملا احمد جو کہ سلطان زین العابدین (بڈشاہ) کے اعلیٰ درباریوں اور مصاحبوں میں سے تھا۔ اپنی کتاب "اسرار الاخیار" میں جو وقائع کشمیر کے متعلق ہے لکھتا ہے۔

"سلطان زین العابدین نے والیٔ مصر کو جس سے اس کا دوستانہ وداد و رسم تھا سید عبداللہ بیہقی کے ہاتھ کشمیر کے دلفریب تحفے بھیجے والیٔ مصر نے بھی شکریہ کے طور پر کئی تحفے یوزآسپ کے ہاتھ کہ وہ از اعقاب حضرت موسیٰ تھا۔ بادشاہ کشمیر کی خدمت میں بھیجے۔ جب سفیر مذکور (یوزآسپ) کشمیر میں پہنچا اور رسم تعظیم و تکریم بجا لایا تو بادشاہ اس سے بہت خوش ہوا۔ کچھ عرصہ بعد رخصت طلب کی جو انعام و اکرام کے ساتھ عطا کی گئی رستے میں نصیر الدین بیہقی سے ملاقات ہوئی جو سلطان زین العابدین کی طرف سے شریف مکہ کے پاس سفیر و رسالت دے کر بھیجا گیا تھا

مورخ کشمیر محمد الدین فوق نے تاریخ بڈشاہی میں دربار بڈشاہی کے ارکان کے ذیل میں سید نصیر الدین خانیاری کے عہدہ کے آگے "سفیر" لکھا ہے۔ (ص ۲۷۵)

اور وہاں سے ۰۰۰ واپس آ رہا تھا۔ سید بیہقی کے اصرار سے یوزآسپ پھر کشمیر آ گیا اور باقی زندگی سید نصیر الدین کی رفاقت اور موافقت میں بسر کر دی"۔

(ترجمہ فارسی عبارت)

بحوالہ تاریخ کبیر کشمیر۔ ابو سوم تحائف الابرار فی ذکر اولیاء الاخیار جلد اول ص ۳۱

جس طرح پہلا یوزآسف پیغمبر بنی اسرائیل تھا اور مغرب سے بلاد کشمیر میں آیا تھا اسی طرح دوسرا یوزآسپ اعقاب موسیٰ علیہ السلام سے تھا اور مصر سے اہل کشمیر کے پاس سفارت و وکالت کے لئے آیا تھا۔ اس کمالات اور روحانی مناسبت کے باعث سید نصیر الدین۔ یوزآسپ کو کشمیر واپس لے آئے اور پہلے یوزآسف کی طرح دوسرا یوزآسپ کشمیر میں پیوند خاک ہوا۔ مزار یوزآسف کے قرب و جوار میں جو قبریں ہیں غالباً ان میں یوزآسپ بھی محو خواب ہیں

(۳)

سلطان زین العابدین کے درباری علماء میں پہلے ملا احمد اور پھر ملا نادری دو ممتاز شخصیتیں تھیں۔

ملا احمد نے وقائع کشمیر لکھے اور ملا نادری نے مکمل تاریخ کشمیر مرتب کی۔ وقائع کشمیر۔ دستیاب نہیں البتہ اس کے اقتباسات بعد کے مورخین نے درج کئے ہیں۔ لیکن ملا نادری کی تاریخ کشمیر بالکل ناپید ہے۔

(تاریخ بڈشاہی۔ از محمد الدین فوق ص ۲۱، ۱۷۸، ص ۲۹۵، ص ۳۵۷)

تقسیم سے قبل۔ سری نگر میں رانجو خاندان کے پاس تاریخ کشمیر کا ایک نامکمل قلمی نسخہ تھا۔ اس کے پہلے اوراق ناپید تھے۔ لہذا مصنف کے نام کا پتہ نہیں چلا۔ اس تاریخ میں یوزآسف کا بیان ہے۔ اسکے مزار کا بھی ذکر ہے لیکن سید نصیر الدین کے مزار کا ذکر نہیں ہے حالانکہ تاریخ کشمیر میں یوزآسف اور سید نصیر الدین کے مقبرے کا یکجائی ذکر ہوتا ہے اسکی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ مصنف کے عہد میں سید نصیر الدین زندہ تھے ملا نادری اور سید نصیر الدین ہمعصر تھے اس قرینہ اور دیگر قرائن سے یہ سمجھا گیا کہ یہ نسخہ ملا نادری کی گمشدہ تاریخ کشمیر ہے سلطان زین العابدین کے عہد میں لکھی گئی اس کے ایک ورق کا فوٹو مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب مرحوم نے اپنی کتاب میں شائع کر دیا۔ اب سری نگر میں محکمہ آثار قدیمہ کے تعاون سے ایک دیدہ زیب کتابچہ قبر یوزآسف کے متعلق شائع ہوا ہے اس کا نام ہے MYSTERIES OF KASHMIR اس میں متذکرہ تاریخ کشمیر کو ملا نادری کی تاریخ کشمیر قرار دیا گیا اور لکھا ہے کہ اس کا قلمی نسخہ اب مغربی پاکستان میں رانجو خاندان کی تحویل میں ہے۔ اس کا عکس دوبارہ شائع کیا گیا اس ورق کا مضمون یہ ہے کہ یوزآسف سے مراد بعینہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ ایک ماہر تعمیرات سلیمان نامی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدت مندوں میں سے تھا۔ اسی معمار نے کوہ شنکر اچاریہ مندر کی مرمت کی (اس پہاڑ کا نام بعد میں تخت سلیمان ہو گیا) سلیمان نے بعض کتبے کندہ کرائے۔ جن میں لکھا تھا کہ یوزآسف یسوع پیغمبر بنی اسرائیل کے عہد میں یہ کام پایۂ تکمیل پہنچا۔

"تاریخ کشمیر کے مصنف کے عہد میں ان کتبوں کی فارسی زبان میں تجدید ہو چکی تھی۔ فارسی زبان میں کتبہ بایں الفاظ ہے

دریں وقت یوزآسف دعویٰ پیغمبری می کند ایشاں یسوع پیغمبر بنی اسرائیل است

(ص ۳۵)

اس کے اوپر سال "پنجاہ و چہار" لکھا ہے اگر ۵۴ سمت کشمیری پڑھا جائے جس کا آغاز کشمیر کے پہلے مسلم حکمران کے قبول اسلام ۱۳۲۰ عیسوی سے ہوا۔ تو یہ سال سلطان شہاب الدین کے عہد کا آخری دور بنتا ہے۔ گویا سلطان زین العابدین سے سو سال پہلے فارسی زبان میں کتبوں کی تجدید ہوئی۔ ملا نادری کے زمانے میں یہ کتبے موجود تھے۔

سلطان شہاب الدین (۷۵۵ھ تا ۷۷۵ھ / ۱۳۵۴ء تا ۱۳۷۲ء) کے بارے میں ڈاکٹر غلام محی الدین صوفی اپنی کتاب کشیر میں لکھتے ہیں:-

وہ صرف عظیم فاتح ہی نہیں تھا
بلکہ تعمیرات میں بھی ید طولیٰ
رکھتا تھا (ص ۱۲۹)

اس کی ایک بیگم ہندو تھی۔ اسکے نام پر اس نے لکشمی نگر شہر بسایا۔ غالباً لکشمی دیوی کی فرمائش پر کوہ شنکر اچاریہ کے مندر کی مرمت ہوئی۔ اس میں سنسکرت زبان کے پرانے کتبے تھے ان کو جدید فارسی میں ڈھالا گیا۔ ۵۴ کشمیری سلطان شہاب الدین کے عہد کا آخری دور ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ دانچو خاندان کی تحویل میں جو تاریخ کشمیر ہے۔

۱۔ یہ کتاب ۱۴۵۰ کشمیری یعنی ۱۳۷۲ کے بعد لکھی گئی اس میں سنہ کا حوالہ موجود ہے

۲۔ کشمیر کی اس تاریخ میں سید نصیر الدین کے مقبرے کا ذکر نہیں گویا وہ حیات تھے اور ابھی یوز آسف کے پہلو میں دفن نہیں ہوئے تھے۔

سید نصیر الدین سلطان زین العابدین کے سفیر تھے سلطان کے عہد میں کشمیر کی دو فارسی تاریخیں (علاوہ وقائع کشمیر کے) لکھی گئیں جو کہ ناپید ہیں۔ ملا نادری کی تاریخ کشمیر اور قاضی حمید تاریخ کشمیر دونوں نایاب ہیں۔

(تاریخ بڈشاہی ص ۳۸۶، ۳۹۵)

احتمال ہے کہ یہ ورق ان دو تاریخوں میں سے کسی ایک کا ہے زیادہ قرین قیاس ملا نادری کی تاریخ کشمیر ہے۔ ان کتب کی تجدید کے پورے سو سال بعد لکھی گئی۔

اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے

سلطان زین العابدین کے دربار سے وابستہ ایک عالم ملک الشعراء ملا نادری نے کشمیر کی مکمل تاریخ رقم کی۔ اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی کشمیر میں آمد کا ذکر فرمایا۔ اس میں سید نصیر الدین کے مزار کا ذکر نہیں ہے کیونکہ ملا نادری کے عہد میں سید موصوف حیات تھے۔ ان سے پہلے ملک الشعراء ملا احمد تھے انہوں نے دربار کے حالات تحریر کئے آپ نے مصر سے آمدہ یوز آسف نامی پیغمبر کا ذکر کیا ہے۔

ملا احمد کے زمانہ میں یوز آسف وفات پا چکے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ دیکھا ہے کہ اس نے ساری عمر سید نصیر الدین کی رفاقت اور موافقت میں بسر کر دی

حق کی پکار

(مکرم فضل الرحمٰن صاحب بسمل بی اے بی ٹی امیر جماعت احمدیہ بھیرہ)

انسان نسیان کا پتلا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ کریم نے پے در پے پیغمبر اس کی ہدایت کے لئے بھیجے تاکہ انسان صحیح معنوں میں اللہ کا بندہ بنے ہر ماً مور کی تبلیغ و تربیت سے جلد یا بدیر بعض لوگ راہ ہدایت پر گامزن ہوئے مگر عموماً ان کی اولاد در اولاد پھر سفلی زندگی کی طرف متوجہ ہو گئی۔ اس آخری زمانہ میں بھی اسی طرح ہوا۔ اہل عالم نے خداوند کریم کو بھلا کر ساری توجہ دنیا میں لگا دی تھی۔ بدعملی کا دور ہو گیا تھا اس کے علاوہ ایک بڑی اعتقادی غلطی دنیا بھر میں پھیلا دی گئی تھی عیسائیوں نے حضرت مسیح ابن مریم کو خدا کا بیٹا قرار دے لیا۔ چونکہ اتفاق سے اس دور میں دنیا کی بیشتر حکومتیں بھی ان کو مل گئی تھیں اس کے بل بوتہ پر انہوں نے اس عقیدہ کو چار دانگ عالم میں غالب کرنے کی سعی بلیغ کی بدقسمتی سے کچھ مسلمان بھی عیسائیوں کے ایک طرح ہمنوا بن گئے۔ انہوں نے ایک غلط فہمی کی بناء پر یہ سمجھا کہ حضرت مسیح ؑ دو ہزار سال سے آسمان پر زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں آکر اصلاح عالم کا کام انہوں نے ہی انجام تک پہنچانا ہے اس عقیدہ نے عیسائیت کو بڑی تقویت پہنچائی۔ دنیا کا اکثر حصہ اس عظیم شرک میں مبتلا ہو گیا۔ یہ دیکھ کر اللہ کریم نے اپنی قدیم سنت کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مسیح و مہدی کے نام سے مبعوث فرمایا۔

آپ نے اہل عالم کو توحید کا پیغام سنایا اور ان کو قرآن کی طرف بلایا کیونکہ وہی کامل اور آخری تعلیم ہے۔ قرآن مجید سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی۔ اہل عالم نے آپ کی مخالفت کی مگر ایک مختصر سی جماعت نے آپ کو تسلیم کیا آپ نے اپنی جماعت کو ایمان کے ساتھ عمل صالح بجا لانے کی تلقین کی۔ یہ زمانہ تبلیغ اسلام کا زمانہ ہے۔ یہی جہاد ہے مومنوں کے لئے تبلیغ زبانی کے علاوہ نشر و اشاعت کے لئے تمام ہتھیار استعمال کئے ہیں۔ ان کے مدارس اور ہسپتال بطور ٹینک کے ہیں تاکہ مسلمانوں کے دین کو کچل کر رکھ دیں۔ مگر اسلامی جرنیل یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دشمن کے مقابل پر انہی جیسے ہتھیاروں سے کام لینا اور نشر و اشاعت کی توپیں اور مدارس اور ہسپتال اور تبلیغ سنٹر کے ٹینک تیار کرنے کا تہیہ کیا ہے۔ ماً مور من اللہ کے کام میں رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ لیکن اللہ کریم نے اس کی مدد فرمائی ہے اب کام چل نکلا ہے لیکن ہر صاحب ایمان کا فرض ہے کہ تبلیغ اسلام کے لئے زندگی وقف کرے اور ثلث سے مالی قربانی پیش کرے تا اسلام کی فتح کا دن قریب سے قریب تر آ جائے۔

اللہ کریم ہماری کوششوں کو اپنے فضل و کرم سے عمدہ نتائج سے پیدا فرمائے۔ آمین۔

اذکروا موتٰکم بالخیر

مکرم مبارک علی خان صاحب مرحوم آف کریام

ماموں جان مبارک علی خاں صاحب کریام ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ حضرت حاجی غلام احمد صاحب ؓ کریام جو کہ اصحاب احمد میں ان کی صحبت میں پرورش پائی۔ ابتدائی تعلیم کریام میں ہی حاصل کی۔ اور پھر نواں شہر میں پڑھتے رہے۔ مڈل پاس کرنے کے بعد فوج کی ملازمت کی۔ جنگ میں جاتے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی نصائح حاصل کر کے سفر اختیار کیا۔ اور یہ واقعہ سنایا کرتے تھے۔ کہ حضور نے فرمایا درود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔ میں اس نصیحت پر عمل پیرا رہا۔ جنگ کے دوران حضور رضی اللہ عنہ کی دعا اور درود شریف کی برکت سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوا۔ جبکہ میرے سب ساتھیوں میں سے ایک فرد بھی موت سے نہ بچ سکا۔ مرحوم صلوٰۃ اور روزہ کے پابند تھے چندوں میں سستی نہیں کرتے تھے۔ دل میں ہر ایک فرد کی تکلیف کا احساس رکھتے۔ نرم مزاج تھے۔ اور خاموش طبع تھے۔ کریام سے مہاجر ہونے کے بعد ہمارے گاؤں چک ۵۲۹ ج۔ب میں زندگی کے دن گزارے۔ احمدیت سے خاص انس تھا۔ چک ہذا کے سیکرٹری مال بھی رہ چکے ہیں۔ ساری زندگی خلافت سے وابستہ رہے۔ قریباً ایک سال بیمار رہ کر ۵۶ سال کی عمر میں اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے پیچھے دو لڑکے اور ایک لڑکی بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(فضل احمد خاں شجاع آباد)

مکرم بالو محمد حیات صاحب مرحوم آف سیالکوٹ

تھوڑے دن ہوئے مجھے اچانک اخبار الفضل سے معلوم ہوا کہ سیالکوٹ کے ایک نہایت مخلص متدین اور خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ بزرگ بالو محمد حیات ۳۰ دسمبر ۱۹۷۲ء کو رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے مرنجاں مرنج آدمی تھے۔ نہایت سیدھے سادے صاف گو آدمی تھے۔ طبیعت بڑی شگفتہ پائی تھی۔ سلسلہ کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش ہوتے تھے۔ مرحوم میرے ساتھ ہمیشہ شفقت اور محبت سے پیش آیا کرتے تھے۔ میرے بہت ہمدرد اور غمگسار تھے۔ اور میرے ہر معاملہ میں بڑی گہری دلچسپی لیتے تھے۔

میں نے ان کو کبھی ملول یا رنجیدہ خاطر نہیں دیکھا۔ بلکہ ہمیشہ اور ہر حال میں شگفتہ مزاج پایا۔ زمانہ کے سرد و گرم خواہ کیسے ہی ناموافق حالات درپیش ہوتے۔ کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لاتے تھے۔ ایک بڑا لمبا عرصہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے روح رواں رہے۔ سلسلہ کا کوئی اہم معاملہ یا خدمت کا کوئی ایسا موقع نہ ہوتا تھا جس میں مرحوم سب سے آگے نہ ہوتے تھے۔ اس زمانہ میں سیالکوٹ میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی جلسوں کا بہت زور تھا۔ سیالکوٹ شہر اور ضلع کے مختلف مقامات پر آئے دن جلسے بھی ہوا کرتے تھے اور مباحثے اور مناظرے بھی ہوتے تھے۔ سالانہ جلسے بھی ہوا کرتے تھے۔ اور یہ جلسے عموماً پبلک مقامات مثلاً ٹاؤن ہال یا کھلی جگہوں پر ہوا کرتے تھے۔ ان جلسوں کے انتظامی معاملات زیادہ تر بالو محمد حیات مرحوم سرانجام دیا کرتے تھے۔

دفتر کے اوقات کے علاوہ صبح و شام مرحوم کے تمام اوقات خدمت سلسلہ کے لئے وقف تھے۔ مرحوم سیالکوٹ کی جماعت کے ہر طبقہ میں مقبول تھے۔ اور بہت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ہر ملنے والے کے لئے مجسمہ شفقت و ہمدردی ہوتے تھے۔ غرضیکہ مرحوم نے ساری عمر جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزاری ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ آمین

(خواجہ عبدالرحمٰن ایم۔ اے [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم نومبر ۷۲ء تا ۳۱ر جنوری ۷۳ء

(۲)

امۃ السلام صاحبہ اہلیہ ملک محمود احمد صاحب	لاہور	۱۰	روپے
چوہدری رشید احمد صاحب	"	۲۰	"
حلیمہ تنویر صاحبہ سمن آباد	"	۱۰	"
عبدالعزیز صاحب بھٹی	"	۵۰	"
اہلیہ صاحبہ ملک محمد خورشید صاحب سول لائن	"	۲۰	"
پروفیسر عبدالوہاب خان صاحب	"	۲۰	"
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	"	۲۰	"
پروفیسر قاضی مسعود احمد صاحب	"	۲۰	"
شمیم نصرت خانم صاحبہ	"	۱۰	"
ملک عبدالحی خان صاحب	"	۷۰	"
محمود احمد خان صاحب	"	۱۰	"
ملک عبدالجلیل صاحب عشرت سنت نگر	"	۱۰	"
چوہدری محمد اسلم صاحب گیتا پارک	"	۱۰۰	"
فضل احمد صاحب افضل	"	۱۰	"
ایس ایم حسین صاحب گلبرگ	"	۲۰	"
بیگم فرحت افضل صاحب	"	۳۰	"
بیگم قمر عطاء اللہ صاحب	"	۲۰	"
مسز رشید صاحبہ	"	۱۰۰	"
مسز نصرت فاروقی صاحبہ	"	۲۰	"
اہلیہ صاحبہ محبوب جاوید خان صاحب گنج مغل پورہ	"	۱۰	"
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد خان صاحب	"	۱۰	"
ملک عبدالقدیر صاحب	"	۲۰	"
ملک منور احمد صاحب جاوید	"	۳۰	"
بیگم صاحبہ عبدالوحید صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن	"	۱۰	"
کوثر الحق صاحب	"	۱۱	"
عطاء الرحمن و چغتائی	"	۲۱	"
غازی انور صاحب محمد نگر	"	۶۰	"
شیخ عبدالحمید صاحب (از طرف والدہ مرحومہ) مزنگ	"	۱۰	"
اہلیہ صاحبہ ملک عبدالحمید صاحب عارف مصری شاہ	"	۱۰	"
شریفاں بیگم صاحبہ معرفت چوہدری عبدالحق صاحب	"	۱۰	"
عبدالحق صاحب مصری شاہ	"	۱۱	"
مسز خالدہ احمد صاحبہ برائے تحریک دعا پسر خود فائز ناصر) نیلا گنبد	"	۵۰	"
نعیمہ جمیل صاحبہ	"	۱۰	"
اقبال اختر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام محی الدین صاحب	"	۱۰	"
چوہدری اے وحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ	"	۲۰	"
بیگم چوہدری عبدالرشید صاحب لاہور چھاؤنی	"	۱۰	"
رشیدہ خان صاحبہ آف کینیڈا (معرفت فہمیدہ لطیف صاحبہ)	"	۲۰	"
فہمیدہ لطیف صاحبہ	"	۱۰	"
لفٹیننٹ ناصر احمد صاحب مع اہل و عیال	"	۲۰	"
ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ میجر عزیز احمد صاحب مرحوم	"	۲۷۵	"
محمد بی بی صاحبہ کوٹ شہاب خان ضلع لاہور	"	۱۰	"

(باقی)

مجلس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کا کامیاب سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کا تیسرا تربیتی اجتماع مورخہ ۲۴ر جون ۱۹۷۳ء بروز اتوار منعقد ہوا۔

اجلاس اول کی کارروائی بوقت ۹ بجے زیر صدارت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر ارشاد شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم نظم اور عہد کے بعد محترم مولانا صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں حاضرین جلسہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ درس قرآن کریم محترم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ گوجرانوالہ نے دیا۔ درس حدیث محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دیا۔ محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب مہتمم تعلیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ تلقین عمل کے موضوع پر مکرم بابو عبدالرحمن صاحب حاجب نے اور انصار اللہ کی ذمہ داریوں کے موضوع پر قائم مقام ناظم انصار اللہ نے تقاریر کیں۔

ازاں بعد تقریری، حفظ قرآن اور دینی معلومات کے مقابلے ہوئے۔ کھانے اور نماز ظہر وعصر کے وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی۔ برکات خلافت پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب اور خلافت ثالثہ کی تحریکات اور احمدیت کا درخشندہ مستقبل پر علی الترتیب محترم سید احمد علی صاحب اور محترم چوہدری عبدالرحمن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا۔ حاضرین میں سے بعض دوستوں نے سوالات کئے جن کا جواب محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب اور مربیان سلسلہ مکرم سید احمد علی صاحب، محترم راجہ نصیر احمد صاحب اور مولانا عبدالشکور صاحب نے دیئے۔

۲۸ بیرونی مجالس نے اجتماع میں شرکت کی۔ مقامی مجلس نے بھی اور خدام و اطفال نے خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور ۷۵ کی تعداد میں شریک اجتماع ہوئے۔

مقابلہ جات میں اول اور دوم آنے والے اصحاب کو محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ مولانا صاحب کی اختتامی تقریر اور دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(احمد الدین قائمقام ناظم انصار اللہ گوجرانوالہ ضلع)

دعائے مغفرت

مکرم میاں بشیر محمد صاحب آف سیدوالا کی بیٹی نسیمہ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۷ر جون کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(شفیق احمد قمر ولد حاجی شریف احمد صاحب دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

۲۔ میرے دوست مکرم ارشد جاوید صاحب بھٹی ولد مکرم عبدالرشید صاحب اسٹیشن ماسٹر لنڈی کوٹ تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ چند دن بیمار رہ کر ۸ر جون کو بعمر ۲۳ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ (رشید احمد سلیم دارالرحمت غربی ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ پچھلے دنوں مکرم میاں عبدالعزیز صاحب کی آنکھ کا اپریشن ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب جاوید کو سکوٹر کے حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں جس کی وجہ سے تکلیف ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا کرے۔

(رانا مبارک احمد۔ جنرل سیکرٹری۔ بہاولپور)

۲۔ میری والدہ محترمہ ایک سال سے بعارضہ فالج بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (سارجنٹ عبدالسمیع خان۔ پی۔اے۔ ایف۔ سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر تم حزب اللہ میں شامل ہو جاؤ تو کوئی مخالفت اور خفیہ تدبیر تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی

کوشش کرو کہ تمہیں محض طفیلی مدد حاصل نہ ہو۔ بلکہ ذاتی نصرت بھی حاصل ہو،

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"اگر تم اپنے اندر سے ظلم کو نکال دو اور حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ تو تمہیں کوئی خفیہ تدبیر اور منصوبہ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ سب جھاگ ہے اور جھاگ ہمیشہ مٹ جاتی ہے اور پانی قائم رہتا ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ تم حزب اللہ بن جاؤ۔ اسلام اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور نیکی سچائی اور ہمت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ دنیا کی بہتری کی کوشش میں لگ جاؤ۔ سادہ بنی نوع کی خدمت کا شوق اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ اسلام کا کامل نمونہ بن جاؤ پھر خواہ دنیا تمہیں سانپ اور بچھو بلکہ پاخانہ اور پیشاب سے بھی بدتر سمجھے تم کامیاب ہو گے"

"پس میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ حزب اللہ بنو۔ پھر دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہیں کامیاب کرتی ہے۔ اب بھی تمہیں اس کی نصرت حاصل ہے مگر کچھ خصوصی اور انفرادی نصرت حاصل ہوگی۔ آج کل کی نصرت کی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی کے گھر کو آگ لگے تو لوگ اس کا سامان اٹھا اٹھا کر باہر نکالتے ہیں۔ عزت تو اس کی ہوتی ہے مگر ساتھ ہی اس کے نوکر کا بھی سامان باہر اٹھا لاتے ہیں محلہ کے لوگ بھی پہنچ جاتے ہیں۔ فائر بریگیڈ بھی۔ پولیس بھی بغرض گرد مکان کسی گورنر یا ڈپٹی کمشنر کا ہو تو جس جوش سے لوگ اس کا سامان باہر نکالتے ہیں اس جوش سے اگر اس کے نوکر کے گھر میں آگ لگے تو کبھی نہ نکالیں گے۔ لیکن اسی نوکر کا سامان جب آقا کے سامان کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے تو اس کو بھی احتیاط سے نکال لیا جاتا ہے۔ لیکن یہ نکالنا طفیلی ہوتا ہے اسی طرح اب بھی اللہ تعالیٰ تمہاری مدد تو کرتا ہے مگر یہ مدد طفیلی ہے لیکن اگر تم حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ تو تمہیں ذاتی نصرت بھی حاصل ہوگی اور طفیلی بھی۔ اس وقت تمہاری نصرت اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ سمجھتا ہے اس کی ذلت سے سلسلہ کی ذلت ہوگی مگر حزب اللہ میں داخل ہونے کے بعد اس لئے بھی نصرت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کہے گا اسکی ذلت سے میری ذلت ہوگی۔ اگر یہ بدنام ہوا تو چونکہ یہ میرا دوست ہے اس لئے مجھ پر الزام آئے گا کہ میں نے دوست سے وفاداری نہیں کی۔"

(مشعل راہ ص ۴۴۵ تا ۴۴۶)

*

درخواست دعا

میرے بیٹے عزیزم محمد داؤد منیر کی طبیعت اپریشن کے بعد اب بہتر ہے۔ تاہم ابھی تک وہ میو ہسپتال میں ہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد کامل شفا عطا فرمائے۔

محمد اسماعیل منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ

۲۔ میری والدہ صاحبہ لعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں اور سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا کرے

(عبد الوحید بشیر متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ

ماہ جولائی کا چندہ
۲۰ تاریخ تک مرکز میں
پہنچا دیں' (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہفتہ قرآن مجید

جماعتوں کی طرف سے ہفتہ قرآن مجید کی بڑی خوشکن رپورٹیں آرہی ہیں جن جماعتوں نے ابھی تک رپورٹ نہیں بھجوائی وہ بھی جلد رپورٹ بھجوا دیں تا مکمل رپورٹ مرتب کر کے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

چندہ سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کا چندہ لجنہ اماء اللہ کے لازمی چندہ جات میں سے ہے جو اوسطاً فی ممبر ایک روپیہ سالانہ ہے۔ مالی سال میں سے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں۔ لیکن اس وقت تک بہت کم چندہ آیا ہے۔ تمام لجنات پوری کوشش کریں کہ اگست تک اپنے چندہ اجتماع کے بجٹ کو پورا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے۔

اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کا چندہ بھی بجٹ سے بہت کم وصول ہوا ہے اس کی طرف بھی توجہ دیں۔ (سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ)

انصار اللہ احباب نوٹ فرما لیں

مجلس انصار اللہ چک نمبر ۳۶۸ TDA ضلع مظفر گڑھ سے انصار اللہ کی مرکزی رسید بک نمبر ۱۰۳۸ گم ہو گئی ہے۔ انصار صاحبان آئندہ اس رسید بک پر ادائیگی نہ فرمادیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۱ر جولائی۔ ہندوستان میں مقیم پاکستانی جنگی قیدیوں کے ایک کیمپ میں تین اور قیدیوں کو گولی مار کر شہید کر دیا گیا ہے۔ بھارتی حکام کا کہنا ہے کہ یہ جنگی قیدی فرار ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔

اسلام آباد۔ ۱۱ر جولائی۔ قومی اسمبلی نے بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کا اختیار حکومت کو دینے کی قرارداد منظور کر لی۔ قرارداد میں حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جب بھی بنگلہ دیش کو تسلیم کرنا ملک کے مفاد کے لئے ضروری سمجھے اسے باضابطہ طور پر تسلیم کرلے جب قرارداد منظور ہوئی تو حزب اختلاف کے بیشتر ارکان واک آؤٹ کر چکے تھے۔

لاہور ۱۱ر جولائی۔ پاکستان کے چار سو چالیس بیمار اور زخمی جنگی قیدی آج واہگہ کے راستہ پاکستان پہنچیں گے۔

پشاور ۱۱ر جولائی۔ صوبہ سرحد سے سینیٹ کے انتخابات میں پیپلز پارٹی نے دس میں سے چھ نشستیں حاصل کر لیں۔ جبکہ نیشنل عوامی پارٹی نے تین نشستیں اور جمعیت العلماء نے ایک سیٹ حاصل کی ہے۔

نئی دہلی ۱۱ر جولائی۔ بھارتی وزیر اعظم کے ایلچی مسٹر ہکسر نے کہا ہے کہ بھارت اور بنگلہ دیش نے پاک ہند مذاکرات کے لئے مقرر کردہ تاریخ سے پاکستان کو آگاہ کر دیا ہے انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ بات چیت جلد شروع ہو جائے گی۔

سرگودھا ۱۱ر جولائی۔ سرگودھا ثانوی تعلیمی بورڈ کے میٹرک کے نتیجہ کا اعلان ۱۸ر جولائی کو متوقع ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے